لال مسجد کھولنے
اور جامعہ حفصہ کی ازسرنو تعمیر کا عدالتی فیصلہ

عدالت عظمیٰ نے لال مسجد کو آج (بدھ 20 رمضان بمطابق 3 اکتوبر سے) نمازیوں کے لیے کھول دینے اور جامعہ حفصہؓ کی جگہ مدرسہ مع ہاسٹل اور تحقیقاتی مرکز کی تعمیر ایک سال کے اندر مکمل کرنے اور مولانا عبدالغفار کو عارضی امام جبکہ مولانا عبدالعزیز کے بھانجے عامر صدیق کو نائب امام کے فرائض سونپے جانے کا حکم دیا ہے۔

فاضل عدالت نے یہ بھی ہدایت کی ہے کہ جامعہ حفصہؓ کی طالبات اور چھوٹے بچوں کو جامعہ فریدیہ منتقل کر کے 15 اکتوبر سے ان کی تعلیم کے ادھورے سلسلے کو بحال کیا جائے' ان کی تعلیم' اساتذہ کی تنخواہیں' کھانے' پینے' رہائش اور ٹرانسپورٹ کا خرچ بھی حکومت ادا کرے۔

سپریم کورٹ کے جسٹس محمد نواز عباسی اور جسٹس ایم جاوید بٹر پر مشتمل 2 رکنی بنچ نے لال مسجد آپریشن کے حوالے سے ازخود نوٹس کی سماعت کرتے ہوئے منگل کو حکومت کو ہدایت کی ہے کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ میں آپریشن کے دوران شہید ہونے والے اور لاپتہ افراد کے کیس درج کیے جائیں' قرآنی آیات کی بے حرمتی کے مرتکب افراد کے خلاف مقدمات درج کیے جائیں۔ لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ میں شہید ہونے والوں کے ورثاء اگر سمجھوتا کرلیں تو انہیں دیت کی رقم فراہم کی جائے۔ جامعہ حفصہؓ کی جگہ پر نئے منصوبے کی تعمیر ایک سال میں مکمل کرنے کیلئے سی ڈی اے کوشش کرے۔

سیکریٹری وزارت صحت اور قومی ادارہ برائے معذور افراد کے ڈائریکٹر کو ہدایت کی گئی کہ 13 سالہ بچے یاسر جس کی ریڑھ کی ہڈی میں دو گولیاں لگی تھیں اور ایک نہیں نکل سکی' کے علاج کیلئے بیرون ملک بھیجنے کیلئے رپورٹ عدالت کو پیش کریں۔ کیس کی آئندہ سماعت 2 نومبر تک ملتوی کردی گئی۔

عدالت میں شوکت عزیز صدیقی ایڈووکیٹ' توفیق آصف ایڈووکیٹ' سید افتخار حسین گیلانی' ڈاکٹر اکمل سلیمی ایڈووکیٹ' شیخ نعیم ایڈووکیٹ' شیخ سلیمان ایڈووکیٹ جبکہ نیشنل رائسز مینجمنٹ سیل کے ڈائریکٹر جنرل بریگیڈیئر (ر) جاوید اقبال چیمہ' چیف کمشنر اسلام آباد حامد علی خان' قائم مقام آئی جی اسلام آباد شاہد ندیم بلوچ اور ڈپٹی اٹارنی جنرل راجہ ارشاد پیش ہوئے۔

عدالت نے یہ بھی حکم دیا کہ اگلی سماعت پر لال مسجد اور جامعہ حفصہؓ کے آپریشن میں جاں بحق' زخمی' لاپتہ' رہا' گھر

پہنچنے والے اور جامعہ حفصہؓ اور لال مسجد میں زیر تعلیم تمام طلبہ وطالبات کے کوائف پیش کیے جائیں۔ بریگیڈیئر (ر) جاوید اقبال چیمہ نے عدالت کو بتایا کہ جاں بحق ہونے والے کل 103 افراد میں سے 60 کی لاشوں کی شناخت ہوچکی ہے بقایا کی شناخت نہیں ہوسکی' ان میں 27 ناقابل شناخت ہیں' مولانا عبدالعزیز کی والدہ کی میت کی شناخت نہیں ہوسکی جبکہ ہمارے پاس ایک ہی خاتون کی میت ہے۔

مولانا عبدالعزیز کے بھانجے مولانا انعام اللہ کی میت کا ڈی این اے ٹیسٹ میچ کرگیا ہے مگر ان کے ورثاء نے ان کی میت لینے سے انکار کردیا ہے۔ عدالت نے حکم دیا کہ پولیس جامعہ حفصہؓ کی طالبات عائشہ اور ہما کے 300 طلباء اور 250 طالبات کی اموات کے دعوے کے حوالے سے بیانات قلمبند کرے۔

سماعت کے دوران جسٹس ایم جاوید بٹر نے کہا کہ عدالت نے آج جو احکامات دیئے ہیں وہ غیر معمولی ہیں اور عدالتیں عام طور پر ایسے احکامات جاری نہیں کرتیں۔ انہوں نے کہا کہ لال مسجد کو جلد از جلد کھول دینا چاہئے' جسٹس نواز عباسی نے کہا کہ عدالت مرحلہ وار چلتی رہی ہے اور اگر ہم جلد بازی کرتے تو اتنا کچھ بھی نہ کرسکتے جو آج کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عدالت کو پتا ہے کہ اسے کیا کرنا ہے۔ ہم معاملہ کو ختم نہیں کررہے بلکہ آگے بڑھا رہے ہیں۔

سماعت کے دوران ریمارکس دیتے ہوئے جسٹس ایم جاوید بٹر نے انتظامیہ سے کہا کہ لال مسجد میں گڑبڑ پر پابندی لگائیں' نماز پر پابندی نہ لگائیں۔ انہوں نے کہا کہ لال مسجد میں نماز ہونی چاہئے' مارکٹائی نہیں ہونی چاہئے۔

ایک موقع پر اُم حسان شہید نے اعتراض کیا کہ وہ جامعہ فریدیہ میں داخل ہونے والی جامعہ حفصہؓ کی طالبات کیلئے حکومت کی امداد تو قبول کرلیں گی' صدر کی طرف سے امداد قبول نہیں کریں گی تو جسٹس محمد نواز عباسی نے کہا کہ خزانہ صدر کا نہیں ہوتا' ہم سب کا ہوتا ہے۔ جسٹس محمد نواز عباسی نے کہا کہ کسی کو مولانا عبدالعزیز کی جگہ لال مسجد کا خطیب مقرر نہیں کیا جارہا۔ جسٹس ایم جاوید بٹر نے کہا کہ تمام فریقین عدالتی احکامات پر ان کی روح کے مطابق عمل کریں۔ سماعت کے دوران جامعہ حفصہؓ کی طالبات عائشہ اور ہما نے عدالت کو بتایا کہ وہ 3 جولائی کو جامعہ حفصہؓ سے باہر نکلی تھیں اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے سینکڑوں لڑکوں اور لڑکیوں کی لاشیں دیکھی تھیں۔ عدالت نے قائم مقام آئی جی سے کہا کہ ان طالبات کے بیانات قلمبند کیے جائیں۔ سماعت کے دوران عدالت نے یہ حکم بھی دیا کہ لاشوں کے حوالے سے ثبوت غائب کرنے پر بھی کیس درج کیا جائے۔

❀......❀......❀